



سوال

(36) تعویذ کا باندھنا یلگے میں لٹکانا درست ہے یا نہیں۔؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تعویذ کا باندھنا یلگے میں لٹکانا درست ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اگر تعویذ میں حدیث یا قرآن مجید کی کوئی دعا لکھی ہوئی ہے۔ یا اللہ کا نام لکھا ہوا ہے۔ تو نابالغ بچوں کے گلے میں لٹکانا یا باندھنا درست۔ اور بالغ مردوں اور عورتوں کے لئے درست نہیں ہے۔ بالغوں کو یہ دعائیں خود ہی پڑھنا چاہئیں۔ جو تعویذ کے بارے میں ہیں۔ عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا! کہ جب کوئی شخص خواب میں ڈرے تو اسے یہ دعا پڑھنا چاہیے۔

اعوز بکلمات اللہ التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن ہذات الشیاطین

تو شیطان کے وسوسوں سے اس کو نقصان نہیں پہنچے گا۔ حضرت عبداللہ بن عمر وبن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نابالغ بچوں کے لئے اس دعا کو لکھ کر گلے میں لٹکادیتے تھے۔ (ترمذی)

اس روایت سے نابالغ بچوں کے گلے میں تعویذ کا لٹکانا جائز ثابت ہوتا ہے۔ اور بالغوں کے لئے اس لئے ناجائز ہے۔ کہ پاکی ناپاکی کی حالت میں ساتھ رکھیں گے۔ جس سے توہین لازم آئے گی۔ (مولانا عبدالسلام بستوی دہلوی اخبار الاعتصام جلد نمبر 21 ش 5)

توضیح

برائے نابالغ تعویذ کو ناجائز قرار دینے کے لئے پاکی ناپاکی کی حالت قرار دینے میں نظر ہے۔ کیونکہ نابالغوں کی نسبت بچوں میں پاکی ناپاکی میں امتیاز کم اور مشکل ہے۔ تعویذ کو کسی چمڑے وغیرہ میں محفوظ سلاجاتا ہے۔ پھر توہین کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ورنہ لازم آئے گا۔ کہ جس مکان میں قرآن مجید ہو۔ اس مکان میں بچوں کو نہ سلایا جائے کیونکہ وہ ٹٹی کر کے بدبو پھیلائیں گے۔ جس مکان میں قرآن مجید ہو اس مکان کا بیت الخلاء نہ ہونہ کوئی پھتت پر جائے کیونکہ نے ادبی ہوگی۔ بہر صورت تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ قرآن قرآن یا اس کی آیت کے اور گندگی



کے درمیان پھمت ہو یا دیوار یا کوئی اور پردہ ہو تو پھر بے ادبی نہیں جیسا کہ گندے نالے کے اوپر مسجد اور مسجد میں نماز اور قرآن مجید ہوتے ہیں۔ بہر حال قرآن اور حدیث کے مطابق تعویذ جائز ہے۔ اگر نہ لکھے اور گلے ڈالے تو افضل ہے۔ باقی تفصیل فتاویٰ علماء حدیث کی جلد میں ہے۔ فائز، مستدبر الراقم علی محمد سعیدی جامع سعیدیہ خانیوال۔

هَذَا مَا عِنْدِي وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 12 ص 127

محدث فتویٰ